ضبط و ترتیب :- مولانا محمد طیب کشمیر گڑھ
شریک دورۂ حدیث شریف ۔ دارالعلوم حقانیہ

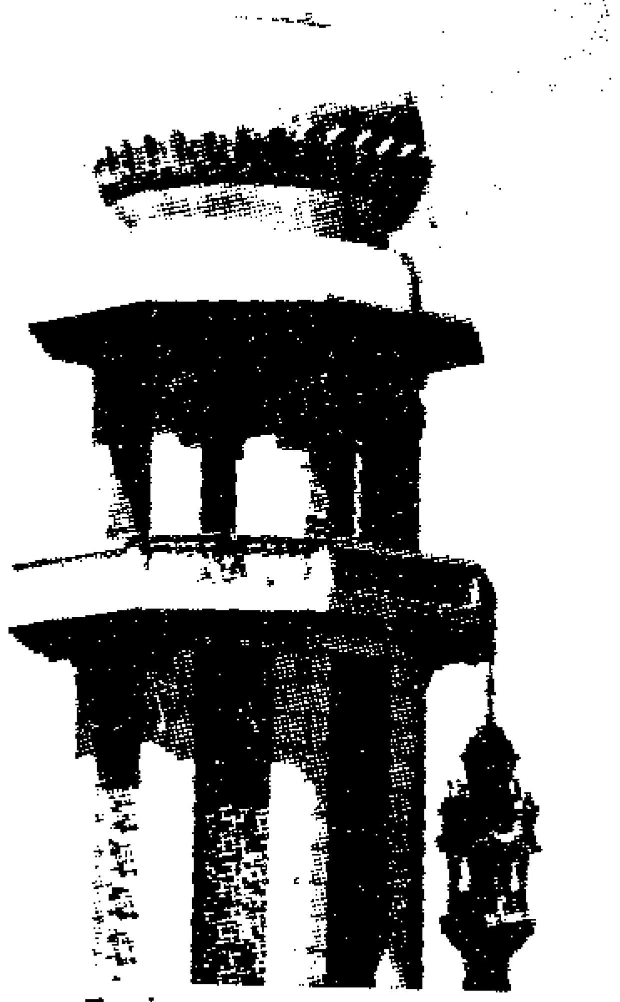

دارالعلوم کے شب و روز

مولانا سید اسعد مدنی کی آمد اور خطاب

۲ر دسمبر۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے جانشین و فرزند رشید صدر جمعیت علماء ہند مولانا محمد اسعد پاکستان تشریف لائے تو حسب معمول دارالعلوم بھی قدم رنجہ فرمایا۔ آمد سے قبل مولانا سمیع الحق صاحب مولانا کی ملاقات کے لئے سخاکوٹ مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا کے ہاں تشریف لے گئے۔ مولانا مدنی کا آج رات کا قیام ان کے ہاں تھا۔ آپ نے مولانا اسعد مدنی اور اسیر مالٹا مولانا عزیز گل صاحب سے ملاقات کی۔ دوسرے روز مولانا اسعد مدنی، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی عیادت کی غرض سے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی اور دارالحدیث میں اساتذہ و طلبہ کے اجتماع سے بھی خطاب فرمایا جسے ٹیپ ریکارڈر سے نقل کر کے نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔

حضرت استاد محترم، بزرگو اور بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جہاں ان گنت بے انتہا اور بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اپنی مخلوقات میں اشرف المخلوقات صرف انسان کو بنایا ہے۔ اگر اس کی مہربانی نہ ہوتی۔ مٹی، پتھر، درخت، جانور، گدھا، کتا، بلی، سانپ، بچھو جو چاہتا بنا سکتا ہے۔ اللہ سے ہماری یا آپ کی قدرت اور طاقت اور زبردستی نہیں تھی۔ کہ ہم اپنے آپ کو انسان ہی بنوا لیتے۔ پھر انسان بنا کر اندھا نہیں بنایا آنکھیں دیں، بہرہ نہیں بنایا کان دئے، گونگا نہیں بنایا۔ زبان دی، ہاتھ، پاؤں، دل، دماغ، معدہ، جگر اور ان گنت نعمتیں عطا فرمائیں۔ جن میں سے ہر نعمت انمول ہے۔ ساری دنیا حکومت، طاقت سب کچھ دے کر بھی ایسی کوئی نعمت کہیں سے خریدی نہیں جا سکتی۔ پھر ان سب نعمتوں سے عظیم الشان نعمت یہ ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ایمان مقدر کیا۔ ایسا گھر، ماں باپ، ماحول عطا کیا کہ بغیر کسی محنت، مجاہدے، مشقت اور قربانی کے ایمان کی دولت ملی۔ اگر کسی کافر کے گھر پیدا کر لیتا تو ایمان حاصل کرنے کی توفیق ہوتی۔ یہ کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ اس کا فضل ہے کہ اس نے ایمان عطا فرمایا۔ پھر ایماندار ہونے کے بعد اپنے فضل و کرم سے آپ کو اس کام کے لئے منتخب کیا کہ آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علوم کو حاصل کرنے اور اس کے راستے میں اپنی زندگی لگانے کے لئے آمادہ ہوں اور ایسے مراکز میں پہنچے۔ یہ کام جس میں آپ یہاں بحیثیت طالب علم موجود ہیں۔ یہ وہ کام ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ کو دنیا میں بھیجا۔ اللہ نے

دنیا والوں کی ہدایت کے لئے دین نازل فرمایا۔ اور اس دین کو پہنچانے کے لئے عمل پیرا کرانے کے لئے عمل کرکے دکھانے کے لئے آقائے نامدار سرکارِ دو عالم ﷺ کو آخری نبی بنایا۔ آپ جس دین کے داعی پیغامبر اور عامل بن کر کے دنیا میں تشریف لائے۔ اسی کے حاصل کرنے اور پہنچانے کے لئے آپ یہاں آئے۔ یہ مقام جس کے لئے آپ یہاں ٹریننگ اور علم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں طالب علم کے طور پر۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا امین ہونے کا مقام ہے۔ اس لئے اس کی بڑی ذمہ داریاں ہیں یہ وقت جو آپ کو مقدر سے اللہ کے فضل و کرم سے ملا ہے اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اور اس فرصت کو، موقع کو، سہولتوں کے پیشِ نظر یا دنیا کو دیکھ کر ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہاں آپ آکر آرام طلبی میں مبتلا ہو جائیں اور مشقت، مجاہدہ، محنت اور خلوص کی منزل سے دور ہو جائیں تو یہ آپ کا ضائع ہو جانا ہے۔ یاد رکھئے طلبِ کمال کی منزلوں سے آپ گذر رہے ہیں۔ اس وقت اگر آپ نے سستی، تہاون، غفلت اور مقصد کو ضائع کرنے میں گذارا تو اس کی مکافات ساری عمر میں نہیں کر سکتے۔ آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ نے آپ کو اپنے فضل سے بہت ممتاز موقع عطا فرمایا۔ اس کی قدردانی کیجئے۔ اور اپنے آپ کو اس مقام کا اہل بنایئے جس کے لئے آپ کو موقع ملا ہے۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے سرفراز فرمایا ہے۔ اگر کوئی ایک دو فٹ کی بلندی سے گرے تو معمولی چوٹ آئے گی۔ لیکن اگر کوئی سو فٹ کی بلندی، ہزار دو ہزار فٹ کی بلندی سے گرے تو اس کی ہڈی پسلی سب چور چور ہو جائے گی۔ تو جتنی زیادہ بلندی، درجہ اور موقع حاصل ہوا اتنی زیادہ احتیاط اور قدر کی ضرورت ہوگی۔

اللہ نے آپ کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے اس کی قدر کیجئے۔ اور عُجب یا پست ہمتی میں مبتلا ہو جائیں گے تو یہ دونوں چیزیں برباد کرنے والی ہیں۔ ان سے آپ کو بچنا چاہئے۔ اور مقصد کو صحیح کرنا چاہئے۔ اور مستقبل کی تیاری سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ نے آپ کو غنیمت موقع دیا ہے۔ کہ حضرت مولانا کی صحبت میں رہنے۔ بیٹھنے، فیض اٹھانے اور مستقبل کی تیاری کا موقع دیا ہے۔ ان چیزوں کی قدر کرنی چاہئے اور ہمت، جذبہ، محنت، مجاہدہ، مشقت اختیار کیجئے۔

بقدر الکد تکتسب المعالی

ومن طلب العلی سہر اللیالی

اس لئے اگر ہمت اور جذبہ اور خلوص اور مشقت اور مجاہدہ اور محنت ہوگی تو اللہ تعالیٰ زندگی میں کامیابیاں عطا فرمائیں گے۔ اور اگر پست ہمتی، آرام طلبی، دنیاداری دنیا کا مقصود ہونا اور یہی چیزیں ہوں گی تو یہ سب راستے خسران کے ہیں۔ بربادی کے ہیں۔ ان سے کوئی کسی کو بھلائی نہیں ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اپنے مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خلوص و للّٰہیت سے نوازے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین